(۱) چراغِ دیر و حرم : ضخامت ۱۲۰ صفحات ۔ } از ڈاکٹر سید صفدر حسین، تقطیع متوسط
(۲) رقصِ طاؤس : ضخامت ۱۰۴ صفحات ۔ } کتابت و طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔

ہر ایک کی قیمت چار روپیہ، پتہ :۔ نمبر ۴، شردھانند اسکوائر، ارجن روڈ، کرشن نگر، لاہور۔

سید صفدر حسین صاحب مطلعِ شاعری پر ابھی ہلال بن کر چمکے ہیں لیکن اُن کے کلام کی آب و تاب ان کے بدرِ منیر ہونے کی نوید سُنا رہی ہے، پہلا مجموعہ اُن کی غزلیات کا ہے، اور دوسرا اُن کی نظموں کا، جو گنتی میں چودہ ہیں، یوں تو صفدر صاحب کو غزل اور نظم دونوں پر یکساں قدرت ہے۔ لیکن کچھ عجیب معاملہ ہے، اُن کی نظم میں غزل کا رنگ ہے، اور غزل میں نظم کا۔ اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت میں غیر معمولی روانی اور بیساختہ آمد ہے اور قلب سوز و گداز اور کیفیاتِ عشق و محبت کا مخزن، اس لئے جب وہ نظم کہتے ہیں تو قلب کی گداختگی و برشتگی اُس پر تغزل کا ملمع چڑھا دیتی ہے اور غزل کہتے ہیں تو طبیعت کی روانی اسے نظم سے ہم آہنگ کر دیتی ہے، چنانچہ ان کی اکثر و بیشتر غزلوں میں جگر کی بعض غزلہائے مسلسل کا لطف آتا ہے، جن کو سوز و ساز، حسن و عشق کے لطیف و دقیق راز و نیاز اور قلبِ محبت کے واردات و کیفیات کے حسنِ بیان و اظہار نے تسلسل کے ساتھ مل کر حسن کی پیشانی کا جھومر بنا دیا ہے۔ نظمیں سب نظم معرا (غیر مقفیٰ) کا بڑا حسین اور کامیاب تجربہ ہیں۔ ان نظموں میں عروض کی پابندی تو پوری ہے، مگر قافیہ اور ردیف کے اعتبار سے آزاد ہیں، تبصرہ نگار کی طرح جن لوگوں کا ذوق غیر مردّف و غیر مقفیٰ نظم یا غزل کو قبول نہیں کرتا وہ اس کے پانچ چھ اشعار بھی نہیں پڑھ سکتے، لیکن صفدر صاحب کی نظموں کا یہ کمال ہے کہ ورق اُلٹ کر ایک نظم جو پڑھنی شروع کی تو جب تک سب نظمیں نہیں پڑھ ڈالیں کتاب ہاتھ سے نہیں رکھی، ہمارے نزدیک جگر مراد آبادی اور اختر شیرانی کی شاعرانہ خصوصیات نے مل جُل کر کلامِ صفدر کے پیکر میں ظہور کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہاں رومانیت اور واقعیت دونوں دست بدست چلتے ہیں۔ دوسری کتاب کے شروع میں ڈاکٹر محمد احسن فاروقی کا مقدمہ بھی ادبی اعتبار سے خاصہ کی چیز ہے۔